رمزِ عشق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر شہناز مزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ISBN : 978 969 7738 ???

زیرِ مطالعہ کتاب محترمہ ڈاکٹر شہناز مُزَمِّلؔ کے ایما پر شائع کی گئی ہے اور اس کے جملہ حقوق اور متن کی تمام تر ذمہ داری انہی کو مستحسن ہے۔ پبلشر یا پرنٹر قطعاً ذمہ دار نہیں۔ ادارہ اردو سخن ڈاٹ کام کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ قارئین تک بہترین اور اغلاط سے پاک ادبی مواد پہنچایا جائے اور اس ضمن میں ہر امکانی کوشش کو بروئے کار لایا جاتا ہے تاہم غلطی کی نشاندہی کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی درستی کی جائے۔ (ادارہ)

(مجموعۂ نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

رمزِ عشق

(ارضِ مقدس پر عطائے خداوندی)

شہناز مزمل

Since 1987
ادب سرائے انٹرنیشنل
ADAB International saraae
Worldwide Words

اردو سخن

رمزِ عشق

ڈاکٹر شہناز مُزَمِّلؔ
125۔ایف، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔(پنجاب۔پاکستان)
رابطہ فون: 0300-4275692

استحقاق: تمام تصرفات ''ڈاکٹر شہناز مُزَمِّلؔ'' کی تحویل میں ہیں

ناشر: اردو سخن پاکستان و ادب سرائے پبلیکیشن لاہور
نمودِ اول: فروری 2019ء

کمپوزنگ: محمد شہریار ناصر
تدوین و تزئین: میاں وقار الاسلام
نظرِ ثانی: صائمہ جبین مہک۔سید نجم الحسن نجمی
اہتمام/سرورق: ناصر ملک
طباعت: شیرِ ربانی پریس، ملتان
ہدیہ: دعائیں

urdusukhan@urdusukhan.com www.urdusukhan.com

اردو سخن

آرٹ لینڈ، گرلز کالج روڈ، اردو بازار چوک اعظم (لیہ) فون: 0302-7844094
اسٹاکسٹ: ادارہ فکر و دانش، الحمد پلازہ، اردو بازار لاہور

انتساب

رمزِ عشق تک پہنچانے والے کے نام

ہمیں رمزِ عشق بتا گیا ہمیں بابِ عشق پڑھا گیا
وہ محبتوں کا پیامبر ہمیں پیار کرنا سکھا گیا
وہ حسب نسب سے تھا ماورا تھا عجیب اس کا بھی سلسلہ
ہمیں دے کر عشق کا اک دیا کوئے دشمناں میں بٹھا گیا
نہ ہمارے پاس تھے بال و پر نہ تھی آسماں کی کوئی خبر
وہ لگا کے ہم کو دعا کے پر سوئے عرش رب سے ملا گیا
تیرے عشق کا جو اسیر تھا جو محبتوں کی نظیر تھا
دکھا راکھ میں جو دبا شرر تو اسی کو شعلہ بنا گیا
جو سفیرِ عشقِ رسول تھا جو محبِ ربِ ودود تھا
بڑا رتبہ اس نے عطا کیا مجھے ماں کے جیسا بنا گیا

ڈاکٹر شہناز مزمل کی ادبی مسافت

چیئر پرسن؛ ادب سرائے انٹرنیشنل لاہور--- مادرِ دبستانِ ادب لاہور

ڈاکٹر شہناز مُزَمِّل کی تخلیقات وتحقیقات:

1۔ابتدائے عشق	2۔عشق تماشا	(مجموعۂ کلام)
3۔عشق مسافت	4۔عشقِ مسلسل	(مجموعۂ کلام)
5۔عشق دا دیوا	6۔عشق دا بھانبھڑ	(پنجابی مجموعۂ کلام)
7۔عشقِ کل	8۔انتہائے عشق	(مجموعۂ کلام)
9۔نورِ کل	10۔جادۂ عرفاں	(مجموعۂ کلام)
11۔بعد تیرے	12۔قرضِ وفا	(مجموعۂ کلام)
13۔میرے خواب ادھورے ہیں	14۔موم کے سائباں	(مجموعۂ کلام)
15۔جراتِ اظہار	16۔جذب وحروف	(مجموعۂ کلام)
17۔پیامِ نو	18۔عکسِ دیوار پہ تصویر	(مجموعۂ کلام)
19۔شہناز مُزَمِّل کے منتخب اشعار		(انتخابِ شعر)
20۔کھلتی کلیاں مہکتے پھول		(مجموعہ کلام)
Ten poets of today_21		(تحقیق)
22۔قرآن پاک کا منظوم مفہوم		(تحقیق)

23۔کتابیاتِ اقبال		(تحقیق)
24۔کتابیات مقالہ جات		(تحقیق)
25۔لائبریریوں کا شہر لاہور		(تحقیق)
26۔فروغِ مطالعہ کے بنیادی کردار		(تحقیق)
27۔عکسِ خیال		(مضامین کا مجموعہ)
28۔دوستی کا سفر		(سفرنامہ)
29۔نماز		(بچوں کے لیے)
30۔منتہائے عشق	کلیاتِ شہناز مزمل	(غزلیات)
31۔ندائے عشق	کلیاتِ شہناز مزمل	(نظمیات)
32۔کلیاتِ شہناز مزمل		(ادبِ اطفال)
33۔کلیاتِ شہناز مزمل		(پنجابی کلام)
34۔کلیاتِ عشق		(تصوف)
35۔سفرِ عشق		(سفرنامہء حرمین شریفین وجدہ)
36۔اجلا کون میلا کون		(کالموں کا مجموعہ)
37۔بریف کیس		(کہانیاں)
38۔متاعِ عشق	حمد،نعت ومدحتِ اہلِ بیت	(کلام)
39۔رمزِ عشق	مجموعہء نعتِ مبارکہ	(کلام)

ڈاکٹر شہناز مزمل پر کیا جانے والا تحقیقی کام:

1۔عکسِ خیال؛شہناز مزمل ایک تعارف	نعمانہ فاروق
2۔مثل کلیات شاعری: ڈاکٹر شہناز مزمل	میاں وقار الاسلام
3۔شخصیت وفن؛شہناز مزمل (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)	صدف رانی

4۔شہناز مُزَمِّلؔ کے سفرنامے ’’دوستی کا سفر‘‘ کا تجزیاتی مطالعہ (جی پی جی سی، سمن آباد لاہور) ثنا خاور

5۔شہناز مُزَمِّلؔ کی شاعری کے مطالعات (پنجاب یونیورسٹی لاہور) مقدس ستار

6۔شہناز مُزَمِّلؔ کی اردو غزل اور نظم کا فکری وفنی مطالعہ (منہاج یونیورسٹی، لاہور) حنا نعمان

ڈاکٹر شہناز مُزَمِّلؔ کے لیے اعترافِ کمالِ فن:

1۔ ادب سرائے انٹرنیشنل پورٹ فولیو 2018ء

2۔ بک اینڈ پبلی کیشنز 2018ء

3۔ ایوارڈ اینڈ سرٹیفکیٹس 2018ء

4۔ پریس اینڈ میڈیا 2018ء

5۔ پروگرامز اینڈ ایونٹس 2018ء

www.adabsaraae.com
www.shahnazmuzammil.com

فہرست

نعتِ رسول مقبول ﷺ

اپنے ہونے کی کچھ گواہی دے	12
مے عشق کی پی کر ہی رند نے تجھے پہچانا	14
حجرہء عشق میں غنچہ مرے دل کا چٹکا	16
دیر ینہ اس کی رفاقت ہے	18
ہیں عطا ہی عطا ہیں کرم ہی کرم	20
مرے آقاؐ مرے آقاؐ	22
نورِ احمدؐ کی پھیلی ہوئی روشنی	24
آپؐ تھوڑا کرم مجھ پہ فرمائیے	26
ہر بقا کو دوام آپؐ سے ہے	28
جی چاہتا ہے پر میں لگا کر اڑا کروں	30
بے قراری مری اور بڑھنے لگی	32

شکرالحمد میں ڈوبی ہوں سر بسر 34

اُمّتی ،اُمّتی ،اُمّتی ،اُمّتی 36

پائی تسکین عشقِ فراواں نے تھی 38

کبھی تو در پہ بلالیں مجھے مرے سرکارؐ 40

آپؐ آئے تو زندگی آئی 42

آپؐ کے دم سے روشن چراغِ جہاں 44

مجھے پھر سے آقاؐ مدینے بلالیں 46

تو نہاں ہو ذرا ڈھونڈتی میں پھروں 48

ہم عشقِ مزمل کا بھی چرچا نہیں کرتے 50

اُمّتی مجھ کو بنا دیتی ہے جن کی نسبت 52

آج دنیا میں پیارے نبیؐ کا ظہور 54

مری دھڑکنوں میں اذاں پھر ہوئی ہے 56

خاتم الانبیاءؐ، الامیںؐ الامیںؐ 58

اے مرے عشق مجھے اور نہ رسوا کرنا 60

مدحتِ شاہ دوعالمؐ میں ہوں کھوئی جیسے 62

نورِ مرسل نورِ ربی نورِ بحرِ بیکراں 64

ہے کہاں تاب یہ مجھ میں کہ کروں مدح وثنا 66

بابِ انوار کھلنے والا ہے 68

عشق کی انتہا خاتم الانبیاءؐ 70

جو پاس ہے مرے سب فیض مصطفیٰؐ کا ہے 72

مدحتِ صلےّ علیٰ سے ملتی مجھ کو روشنی 74

آپؐ خیر الوریٰ آپ نور الھدیٰ	76
شوقِ دیدار ہے شوقِ دیدار ہے	78
درودوں کے گجرے سلاموں کی ڈالی	80
نوری پیکر جب اس میں آتا ہے	82
کوئی تو کعبہء دل میں ہے آکے اب ٹھہرا	84
انہی کے نام سے سجتا رہا سخن میرا	86
مرا عشق بھی لازوال ہے مری عاشقی کا کمال ہے	88
ہیں روح میں بسے ہوئے صل علیٰ صل علیٰ	90
نفیِ ذات کر کے خود کو ہم آزاد رکھتے ہیں	92
میں جہاں میں سب سے امیر ہوں	94
بھیجی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا صحنِ حرم سے	96
معاف کروانے کو آئے ہیں خطائیں آقاؐ	98
آپ محبوبِ خداؐ آپ محب ختمِ رُسلؐ	100
فنا میں بھی بقاء دکھلا رہے ہیں	102
ابتداء انتہاء ہیں رحمت اللعالمیںؐ	104
عاشقی کے خمار میں گم ہوں	106
خوشبوؤں کی پیراھن میں خوبصورت رات تھی	108

مضامین:

شہناز مزمل؛ کامیاب شاعرہ	سید نجم الحسن نجمی	109
شہناز مزمل کا نعتیہ فن	ساجد خان	111

ﷺ

اپنے ہونے کی کچھ گواہی دے
ہر طرف حق ہی حق سنائی دے

جب بھی آواز دوں میں صلّی علیٰ
مجھ کو روضہ یہاں دکھائی دے

تشنگی دید کی نہ اور بڑھا
جلوہء گنبدِ مینائی دے

راز ہوں آشکار مجھ پر بھی
رسمِ دنیا سے اب رہائی دے

ہاتھ پھیلا کے کب سے میں ہوں کھڑی
منتظر ہے دعا رسائی دے

فیض شہناز کو بھی مل جائے
کوچہ عرفان کا دکھائی دے

ﷺ

مے عشق کی پی کر ہی رند نے تجھے پہچانا
اے ساقیءِ میخانہ بھر دے مرا پیمانہ

گر عشقِ مصطفائی رب نے عطا کیا ہے
پھر وصفِ مصطفیٰؐ کو مشکل نہیں اپنانا

ٹوٹے نہ کبھی نشہ لب تشنہ نہ رہ جائیں
در پر پڑے ہیں میکش اب کھول دے میخانہ

سب کچھ ہے ڈبو ڈالا اس عشق سمندر میں
بس عشق تماشا ہے اور جلوہء جانانہ

میں اور ذات میری شہناز کھو گئی ہے
کُن کی صدا لگا کر لاہوت پر بلانا

ﷺ

حجرہء عشق میں غنچہ مرے دل کا چٹکا
کھلتی کلیوں کی ہے خوشبو سے حرم بھی مہکا

کعبہء دل میں درودوں کی صدائیں گونجیں
سبز گنبد مری نظروں میں قمر سا چمکا

میرے ماہن میرے طٰہٰ نے پکارا مجھ کو
جذب میں جب درِ احمد کو ہے جھک کر چوما

جب نظر آئی جھلک کملی کو کملی کی کبھی
عشق مستانہ ہے مستی میں بہک کر جھوما

پہنچی در پر جو مُزَّمِلؔ کے تو شہناز لگا
خاک نے فرش پہ ہے عرشِ معلی دیکھا

ﷺ

دیرینہ اس کی رفاقت ہے
وہ عشق ہی میری چاہت ہے

تم کیا جانو تم کیا سمجھو
اس عشق میں کیسی لذت ہے

معراج ہے اس کی درد سنو
یہ لمبی ایک ریاضت ہے

پھر بن مانگے سب دیتا ہے
بے لوث محبت عادت ہے

آ کعبہء دل میں جھانک ذرا
بس عشقِ مُزَّمِلؔ راحت ہے

شہنازؔ بتا دے کون ہے وہ
تو کرتی جس سے محبت ہے

ﷺ

ہیں عطا ہی عطا ہیں کرم ہی کرم
تاجدارِ حرم میرے شاہِ امم

زندگی میں ہر اک رنگ ہے آپ سے
آسماں جیسے روشن ہو ماہتاب سے
ہیں عطا ہی عطا اور کرم ہی کرم
آپ شمعِ حرم میرے شاہِ امم

سب سوالی قطاریں بنائے کھڑے
ہیں دعاؤں کے گجروں سے دامن بھرے
ان کے ایماں و ایقاں کا رکھ لیں بھرم
تاجدارِ حرم میرے شاہِ امم

ان کی دھڑکن درودوں کی مالا بنے
موتی پلکوں پہ ان کی ہیں کتنے سجے
کر دیں ان پہ کرم رکھ لیں ان کا بھرم
تاجدارِ حرم میرے شاہِ امم

ﷺ

مرے آقا مرے آقا
مرے آقا مرے آقا
زباں پہ اسمِ احمد کی صدا ہے
ملی عاشق کو رب سے یہ جزا ہے

ہمیشہ ہی عطا کی بارشیں ہیں
مرا کشکول خالی بھر دیا ہے
ہر اک دھڑکن پکارے ہے محمدؐ
مؤذن ہر طرف میرے ہوا ہے

جبینِ شوق کو میں کیسے چوموں
درِ طیبہ پہ سجدہ کرلیا ہے
تجھے بلوایا ہے شہناز در پر
مُزّملؔ نے تجھے تحفہ دیا ہے

ﷺ

نورِ احمدؐ کی پھیلی ہوئی روشنی
زندگی ، زندگی ، زندگی ، زندگی

مہرِ تاباں کے آنے سے ظلمت گئی
تیرگی بھی کرن بن کے روشن ہوئی

سوکھی ہر شاخ پھر سے ہری ہوگئی
اب خزاؤں میں بھی ہر کلی ہے کھلی

کون آیا یہاں کیسی دنیا سجی
چہچہاتے پرندوں نے آواز دی

رقصِ بسمل میں شہناز گم ہوگئی
یہ معطر فضا نغمہ زَن جو ہوئی

ﷺ

آپؐ تھوڑا کرم مجھ پہ فرمائیے
در پہ بلوائیے ، در پہ بلوائیے

عشق پیالہ مرا خالی ہونے نہ دیں
تشنہ لب عشق کو جام پلوائیے

کالی کملی کی ہی دیکھ لوں اک جھلک
خواب ہی میں مرے آپ آجائیے

بانٹوں گجرے سلاموں کے آ کر وہاں
اب درودوں کی مالا بھی پہنائیے

منتظر ہے سماعت یہ سننے کو اب
حاضری تیری شہناز اب چاہیئے

ﷺ

ہر بقا کو دوام آپؐ سے ہے
رب تو بس ہم کلام آپؐ سے ہے

آسماں چاند اور ستاروں کو
اونچا حاصل مقام آپؐ سے ہے

آپؐ کے نور سے سجی دنیا
بزم کا اہتمام آپؐ سے ہے

آپؐ اُم الکتاب ہیں آقا
رب نے بھیجا پیام آپؐ سے ہے

بیٹھی حیرت کدے میں گم شہناز
سارا یہ انصرام آپؐ سے ہے

ﷺ

جی چاہتا ہے پر میں لگا کر اڑا کروں
خواہش ہو جب بھی مکہ مدینہ پہنچ سکوں

ہر سمت میرے آقا ہی بس جلوہ نما ہوں
یہ کعبہء دل آئینہ خانہ میں بنا لوں

میری نظر کے سامنے ہو مسجدِ نبوی
چپ چاپ اس کو بیٹھ کر یونہی تکا کروں

آباد اسمِ ذات سے ہو حجرہء وجود
وردِ درودِ پاک ہر اک سانس میں سنوں

شہناز کو نہ ہوش رہے ارد گرد کا
صلِّ علیٰ میں پڑھتی رہوں جھومتی رہوں

ﷺ

بے قراری مری اور بڑھنے لگی
ورد صلّے علیٰ کا میں کرنے لگی

درد لذت بنا کیف چھانے لگا
سیڑھیاں عشق کی پھر سے چڑھنے لگی

میری پلکوں پہ موتی چمکنے لگے
اپنی چنری میں ان کو میں بھرنے لگی

مصطفیٰ ﷺ، مصطفیٰ ﷺ، مصطفیٰ ﷺ، مصطفیٰ ﷺ
اسمِ اعظم محبت سے پڑھنے لگی

پھر سکوں مل گیا دل کو چین آ گیا
نور رستے پہ شہناز چلنے لگی

ﷺ

شکر الحمد میں ڈوبی ہوں سر بسر
پھر سے تقدیر لائی ہے ان کے نگر

مجھ کو جاں سے بھی پیارے ہیں صلِّ علیٰ
عشق کا مجھ کو میرے ملا ہے ثمر

نور کے جھٹپٹے میں اچانک دکھا
جھلملاتا ہوا میرے آقا کا در

میں تو مدہوش عشقِ مُزمل میں تھی
سامنے ان کو پایا اٹھی جو نظر

کوئی تقدیر میری بدل نہ سکا
خاک کو کر دیا مصطفیٰؐ نے گہر

کھو ہی جاتی یہ شہناز رنگینی میں
گر نہ بنتے مُزَّمِلؔ مرے راہبر

ﷺ

اُمّتی ، اُمّتی ، اُمّتی ، اُمّتی
وقت نزع زباں پر یہی بات تھی

رات بھر رو کے سجدوں میں کی التجا
کہہ دے اُمت مری تو نے ہے بخش دی

رب نے مخصوص لوگوں کو تھا چن لیا
جن سے نوری محمدؐ کی امت بنی

آپؐ نے ہے شفاعت کا وعدہ کیا
روزِ محشر گواہی بھی دیں گے وہی

مومنو! یہ بشارت ہے سب کے لئے
رب ہے ان کا ولی جن کے ہیں یہ نبیؐ

میں ہوں رحمان تو اب آئی ندا
رب نے آواز شہناز کی جو سنی

ﷺ

پائی تسکین عشقِ فراواں نے تھی
سجدہ کرنے کو خُلدِ بریں مل گئی

شوقِ دیدار پورا مرا ہو گیا
جالیوں پہ نظر میری جیسے پڑی

میری نظروں میں دل میں وہی تھے بسے
آئینہ خانہ دل کی یہ نگری بنی

کملی کھوسی گئی کیف و وجدان میں
ورد صلِّ علیٰ کا ہی کرتی رہی

کیف آور تھی شہناز کی وہ نماز
سجدے سے سر کو اپنے اٹھا نہ سکی

ﷺ

کبھی تو در پہ بلا لیں مجھے مرے سرکارؐ
غلام اپنا بنا لیں مجھے مرے سرکارؐ

نجیف آبلہ پا در پہ آقا آ جاؤں
کبھی جو آپ پکاریں مجھے مرے سرکارؐ

دکھائیں رب کو نہ میرا یہ نامہء اعمال
کہ روزِ حشر چھپا لیں مجھے مرے سرکارؐ

گناہ دیکھ سکے کوئی بھی نہ عاصی کے
کرم کریں تو بچا لیں مجھے مرے سرکارؐ

بھٹکتی پھرتی ہے شہناز در بدر کب سے
ٹھکانا اپنا دکھا دیں مجھے مرے سرکارؐ

ﷺ

آپؐ آئے تو زندگی آئی
ظلمتوں نے بھی روشنی پائی

ہادی سب کے ہیں میرے صلِّ علیٰ
ذاتِ اطہر سے بندگی پائی

ان کی ہر بات قرآنی تفسیر
ان کے ہر لفظ میں ہے دانائی

وہ سراج و منیر داعن ہیں
نور رِب سے ہے روشنی پائی

میرے آقاؐ میں در پہ حاضر ہوں
روضہء پاک دیکھنے آئی

آپؐ شہناز کے ہیں دل کے مکیں
کیف آور ہے اب جبیں سائی

ﷺ

آپؐ کے دم سے روشن چراغِ جہاں
ظلمتوں میں تھی گم ساری خلقت یہاں

رب نے آویزاں لوح و قلم جب کیا
اس نے لکھا تھا اسمِ محمدؐ وہاں

کیا محبت ہے عاشق کی معشوق سے
ان کی خاطر بنائے زمیں آسماں

عرش پر تھا ملائک نے سجدہ کیا
لیکن ابلیس انسان سے بدگماں

ہے ابد سے ازل تک کا یہ سلسلہ
یونہی چلتا رہے گا سدا کارواں

لب پہ شہناز کے رہتی ہر پل دعا
ساتھ ہو اپنے وارثِ کون و مکاں

ﷺ

مجھے پھر سے آقاؐ مدینے بلا لیں
اسے آئینہ خانہ پھر سے بنا دیں

پھروں گی میں طیبہ میں صحنِ حرم میں
مجھے شاہا گنبدِ خضریٰ دکھا دیں

بنا لائی ہوں میں سلاموں کے گجرے
درودوں کی مالا جو گنیا کو لا دیں

مرے عشق کی کوئی حد ہی نہیں ہے
مجھے کیف و مستی کی دنیا دکھا دیں

چلی آئی شہناز کشکول تھامے
درِ مصطفی کا گداگر بنا دیں

ﷺ

تو نہاں ہو ذرا ڈھونڈتی میں پھروں
ہو اگر روبرو تجھ کو دیکھا کروں

جانے کیوں ہر گھڑی ہے تری آرزو
چین عاشق کو لینے نہ دیتا جنوں

میری سانسوں میں دھڑکن میں بس تُو ہی تُو
اس لیے ہر گھڑی باوضو مَیں رہوں

عشق کے دائرے میں ہی محصور رکھ
جیسا تُو چاہتا ہے میں ویسی بنوں

اب تو شہناز کی ہے یہی جستجو
دوریاں ختم ہوں پاس تیرے رہوں

ﷺ

ہم عشقِ مزمل کا بھی چرچا نہیں کرتے
عاشق ہیں مگر عشق تماشا نہیں کرتے

کشکول بڑھاؤ ذرا کچھ مانگ کر دیکھو
منگتوں کے وہ دامن کو مرادوں سے ہیں بھرتے

حق کہنے سے سچ کہنے سے کب ہوتے گریزاں
عاشق تو محمدؐ کے کسی سے نہیں ڈرتے

اے کاش کبھی ہوتے محمدؐ کے صحابی
پلکوں کو بچھا دیتے جہاں سے وہ گذرتے

اپنی تو حقیقت یہ ہی شہناز مُزَمِّلؔ
جیتے بھی فقط ان کے لئے ان پہ ہیں مرتے

ﷺ

اُمّتی مجھ کو بنا دیتی ہے جن کی نسبت
فخر و اعزاز بڑھا دیتی ہے ان کی نسبت

فیکُوں میں ہے چھپا راز کوئی کیا جانے
خاک کو نور بنا دیتی ہے کُن کی نسبت

نورِ فرقان نے بخشی ہے تقدس کی ردا
شب مرے واسطے روشن ہوئی دن کی نسبت

دیکھتی مکہ کے رستے میں ہوں چٹیل سے پہاڑ
دل کو بھاتے ہیں بہت سرو و ثمن کی نسبت

جس محبت کے میں مخزن کی امیں ہوں شہناز
خوش نصیبی ہے مری طرزِ کہن کی نسبت

ﷺ

آج دنیا میں پیارے نبیؐ کا ظہور
چھٹ گئیں ظلمتیں اور پھیلا ہے نور
آ رہی ہے ندا مصطفیٰ مصطفیٰ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
عشق کی ابتداء مصطفیٰ مصطفیٰ
جھومتی ہے فضا مصطفیٰ مصطفیٰ
رب نے بھی کہہ دیا مصطفیٰ مصطفیٰ

عرش پہ شور ہے کون آیا یہاں
ہر ملک نے کہا مصطفیٰ مصطفیٰ

نور سے جب بنایا گیا آپ کو
رب کی تھی یہ ندا مصطفیٰ مصطفیٰ

کوزہ گر! خاک کا مرتبہ بڑھ گیا
نور سے نور کا دائرہ بڑھ گیا
چاک پر لکھ دیا مصطفیٰ مصطفیٰ

فخرِ کون و مکاں یا نبیِ خدا
زینتِ آسماں یا نبیِ خدا
عاشقوں پہ عطا مصطفیٰ مصطفیٰ

عید ہے یہ نبی جی کی خوشیاں بھی ہیں
جشنِ سرکار ہے اور کلیاں بھی ہیں
دل مرا کھل اٹھا مصطفیٰ مصطفیٰ

ﷺ

مری دھڑکنوں میں اذاں پھر ہوئی ہے
بلاتے ہیں آقاؐ ندا یہ سنی ہے

درودوں سلاموں کے گجرے پہن کر
مؤذن فضا نور سے بھر گئی ہے

مسافر مدینے کے تیار سارے
عجب دل میں اک کھلبلی سی مچی

مجھے عشقِ احمدؐ نے ہے فیض بخشا
ہر اک سانس صلِّ علیٰ کہہ رہی ہے

ہوا عشق کامل ہے شہناز تیرا
مُزّمل نے پھر مجھ کو آواز دی ہے

ﷺ

خاتم الانبیاءؐ، الامیںؐ الامیںؐ
مرحبا مصطفیؐ، آفریں آفریں

کارواں عشق کا لے کر آیا کہاں
ہے معطر فضا عنبریں عنبریں

اس مؤذن فضا نے ہے جادو کیا
ہیں زمین و زماں سب ہی سجدہ نشیں

روح کے تار سارے ہی بجنے لگے
نغمہ زن ہے ہوا دل نشیں دل نشیں

عاشقوں کو مدینہ بلانے لگا
بانہیں پھیلا کے شہناز وہ مرمریں

ﷺ

اے مرے عشق مجھے اور نہ رسوا کرنا
یہ جنوں میرا زمانے سے چھپا کر رکھنا

کوچہ ء یار سے نکلے تو سمجھ میں آیا
کوچہء غیر میں جانے سے بھلا کیوں ڈرنا

آئی ہوں شہرِ تمنا میں بڑے مان کے ساتھ
خالی ہے جام مرا عشق کی مے سے بھرنا

دیکھوں روضے کی میں جالی تر امنبر چوموں
میرے سجدوں کا مقدر ہو ریاض الجنہ

لے کر آئی ہے بہت پیاروں کے نامے شہناز
دیکھ کر تحفے مرے آقاؐ کہیں اَنظر نا

ﷺ

مدحتِ شاہ دو عالمؐ میں ہوں کھوئی جیسے
چاندنی چاند کے ہالے میں سموئی جیسے

اس طرح دل میں اترتا گیا اسمِ احمدؐ
نور کی کرنوں سے چنری ہو بھگوئی جیسے

برسی انوار کی بارش جو درِ اقدس پر
اس نے ہے ساری کثافت مری دھوئی جیسے

آنسوؤں کی جو لڑیاں در اقدس پہ بہیں
با وضو کلیوں سے مالا ہو پروئی جیسے

آئی شہناز ندا حاضری ہے تیری قبول
جاگی قسمت مری ایسی کہ نہ سوئی جیسے

ﷺ

نورِ مرسل نورِ ربی نور بحرِ بیکراں
فرش سے تا عرش پھیلا ایک نوری سائباں

ایسا منظر تو ملائک نے کبھی دیکھا نہ تھا
آسماں پر ہر طرف تھی کہکشاں ہی کہکشاں

روک دی محبوبؐ کی آمد پہ نبضِ کائنات
محوِ حیرت رہ گئی تھی گردشِ ارض و سماں

ایک حد تک ہی گئے جبریلؑ سوئے منتہا
منتظر تھا عشق تنہا جب وہ پہنچے لامکاں

کب تصور کر سکی معراج کا شہناز آنکھ
وہ بنانا چاہتا ہے کب کسی کو راز داں

ﷺ

ہے کہاں تاب یہ مجھ میں کہ کروں مدح و ثنا
مجھ کو سب کچھ ہی عطا تیرے کرم سے ہی ہوا

دوڑی آتی ہوں ترے پاس دعائیں لے کر
تیرے دربار میں آ کر ہی سکوں ہے ملتا

شکر ہے میرے خدا شکر کروں کیسے ادا
ممتا کی جھولی سدا پیار سے بھر کر رکھنا

قیمتی ہر ایک خزانہ مرے سلطان کا ہے
اس سے بڑھ کر تو اثاثہ نہیں کوئی میرا

تو نے ناچیز پہ کر دی ہے سخا کی بارش
مجھ کو فاروق بھی عمران بھی احمد بھی ملا

ان سے آباد مرے دل کی ہے دنیا شہناز
مان ایمان ہے تو شان ہیں نعمان مینا

ﷺ

بابِ انوار کھلنے والا ہے
تیری قسمت میں اب اجالا ہے

جس نے خود شاہ کو ہے سونپ دیا
اس کو شاہا نے خود سنبھالا ہے

ہر گھڑی لب پہ ہے درود مرے
اسم اعظم کی پہنی مالا ہے

درِاقدس پہ چھائی مدہوشی
کیف بھی ہو گیا دوبالا ہے

مل گیا اذنِ حاضری شہناز
رنگ اب عشق کا نرالا ہے

ﷺ

عشق کی انتہا خاتم الانبیاءؐ
بھر دیں پیالہ مرا مصطفیؐ مصطفیؐ

رب جو راضی ہوا در پہ بلوا لیا
کعبہ دکھلا دیا سجدہ کروا دیا

جو بھی حاضر ہوا اور سوالی بنا
کر دی جود و سخا جو بھی مانگا ملا

مہرباں رب ہوا در عطا کا کھلا
ہر طرف وہ ہی تھا کیف سا چھا گیا

معجزہ اک دکھا نورِ کل مل گیا
عشق شہناز کا اب مکمل ہوا

ﷺ

جو پاس ہے مرے سب فیض مصطفیٰؐ کا ہے
عطائیں رحمتیں سارا کرم خدا کا ہے

کہاں تھی تاب کہ پرواز کرتی خاک مری
یہ سلسلہ جو بنا اس کی ہی رضا کا ہے

پھر ایک بار مجھے اذن حاضری کا ملے
اب انتظار مجھے پھر تری ندا کا ہے

بھرا ہے دل کو مرے مامتا کے جذبے سے
یہ معجزہ تو مرے رِبِ کبریا کا ہے

میں فردِ جرم لئے چپ کھڑی رہی شہناز
یہ معاملہ تو محبت کی انتہا کا ہے

ﷺ

مدحتِ صلےِّ علیٰ سے ملتی مجھ کو روشنی
مدحتِ نور الہدیٰؐ سے پائی میں نے زندگی

نوری پیکر، نورِ سرور، نور ہیں آقاؐ مرے
پاتی ان کے نور سے ہے کہکشاں تابندگی

راز کیسے کھل سکے گا عشقِ احمدؐ کا کبھی
کس میں ہے جرات کہ عاشق سے کرے وہ بات بھی

جب فضاؤں میں کبھی گونجا درودِ مصطفیٰؐ
دھڑکنوں میں گونج صل اللہ کی سب نے سنی

معرفت کا آپؐ شاہا ایک بحرِ بیکراں
ڈوبے اس میں عشق کی ناؤ بھی اب شہناز کی

ﷺ

آپؐ خیر الوریٰ آپ نور الھدیٰ
آپؐ ہیں مصطفیٰؐ آپؐ صلّے علیٰ

آسماں اور زمیں میں ہے پھیلا ہوا
آپؐ کی نسبتیں آپؐ کا سلسلہ

کوئی اتنی ریاضت نہیں کر سکا
کہ بلاتا اسے عرش پر کبریا

کہکشاں سے دیا سارا رستہ سجا
تھا مزمل کو براق لینے گیا

آج بھی کتنا مغرور غار حرا
پاس ٹھہرے مرے خاتم الانبیاء

فخر شہناز کو بھی تو حاصل ہوا
اس کے بھی ساتھ ہر دم ہیں صلّے علیٰ

ﷺ

شوقِ دیدار ہے شوقِ دیدار ہے
سامنے آپؐ کے یہ دلِ زار ہے

آیا طیبہ سے پیغام تو جھوم اٹھے
کیا ترنم ہے کیسی یہ چہکار ہے

دل کی کلیاں چٹک کر ہیں گُل بن گئیں
کیسی پھیلی فضاؤں میں مہکار ہے

مل گئی ہے ندا میرے صلِّ علیٰ
دور رہنا بہت اب تو دشوار ہے

مل گیا جب بلاوا کہ شہناز آ
قافلہ یہ مدینے کا تیار ہے

ﷺ

درودوں کے گجرے سلاموں کی ڈالی
درِ مصطفیٰؐ کے لئے ہے سجالی

مؤذن ہواؤں میں اب سانس لوں گی
مرے سامنے ہوگی روضے کی جالی

تہجد پڑھوں گی میں صحنِ حرم میں
سنوں گی وہاں پر اذانِ بلالی

کرم کی نظر میرے آقا کریں گے
عطا وہ کریں گے جو مانگیں سوالی

نوازیں گے بھرپور چاہت سے آقا
نہ کشکول شہناز کا ہوگا خالی

ﷺ

نوری پیکر جب اس میں آتا ہے
آئینہ خانہ جگمگاتا ہے

جب سے صیقل ہوا محبت سے
عکسِ احمدؐ مجھے دکھاتا ہے

جو مری جسم و جاں کا محور ہے
حجرہء دل میں آتا جاتا ہے

کس نے پھر پیار سے پکارا ہے
کوئی طیبہ میں پھر بلاتا ہے

خوب قسمت نے یاوری کی ہے
قافلہ پھر مدینے جاتا ہے

پر ہیں اڑنے کو تولتی شہناز
عشق پروانہ پھر بناتا ہے

ﷺ

کوئی تو کعبہء دل میں ہے آ کے اب ٹھہرا
لگایا خیمہء جاں میں ہے نور کا ڈیرہ

یہ ورد کرتی ہواؤں نے سب کو بتلایا
پڑھو درود تو دیکھو گے نور سا چہرہ

ازل سے میں تو دوانی ہوں کملی والے کی
کوئی لگا نہ سکا میرے عشق پر پہرہ

میں ان کے در کی گدا گر ہوں اتنا کافی ہے
انہوں نے بھر دیا دامن عطاؤں سے میرا

ہوئی ہوں عشق محمد میں جب سے گم شہناز
خدا کا شکر مصائب نے پھر نہیں گھیرا

ﷺ

انہی کے نام سے سجتا رہا سخن میرا
انہی کے نام سے شیریں رہا دہن میرا

نہ لفظ پاس مرے اور جراتِ اظہار
بنا ہے اسمِ محمدؐ کمالِ فن میرا

نبیؐ کا فیض ہے پھیلا ہوا زمانے میں
وہی خزینہ مرا وہ ہی مال و دھن میرا

نہ سوز و ساز نہ آواز نہ ریاضت ہے
شگفتہ ان کے ہی دم سے ہوا لحن میرا

مجھے بلاتے ہیں اکثر بڑی محبت سے
خیال رکھتے ہیں کتنا شہِ زمن میرا

مجھے شہنازؔ حضوری کا نامہ جب بھی ملے
سجے درودوں سلاموں سے پیراھن میرا

ﷺ

مرا عشق بھی لازوال ہے مری عاشقی کا کمال ہے
مجھے اذنِ حاضری مل گیا مرا عشق وجہِ وصال ہے

درِ طیبہ پر ہے بلا لیا مجھے پیار کتنا وہاں ملا
مجھے قدموں میں ہے بٹھا لیا رکھا کتنا میرا خیال ہے

مرے دل کو سوز سے بھر دیا ملی چاہتوں کو مری جزا
مرے سر پہ ہاتھ جو رکھ دیا مرے زخم کا اندمال ہے

مرے مصطفیٰؐ مرے مرشداؐ مجھے جامِ عشق کریں عطا
دمِ حشر کملی میں ڈھانپ لیں مرا آپؐ سے یہ سوال ہے

میں درِ نبیؐ پہ پہنچ گئی تو ملائکہ کی ندا سنی
تو ہے جس کے در پہ کھڑی ہوئی یہ تو نورِ ربِ جمال ہے

اسی نور میں میں نہا گئی پسند آ گئی مری عاجزی
درِ فیض مجھ پہ تھا کھل گیا تو شہناز کتنی نہال ہے

ﷺ

ہیں روح میں بسے ہوئے صل علیٰ صل علیٰ
خوشبو کی طرح دل میں اتر جاتے مصطفیٰؐ

کشکول تھام کر ہوں کھڑی صحنِ حرم میں
دامن کو معرفت کے خزانے سے بھر دیا

سب انتظام جانے کا خود آپؐ نے کیا
پروانہ جب بھی اذنِ حضوری کا ہے ملا

وہ میزبانِ اعلیٰؐ ہیں رحمت ہیں بانٹتے
خالی کوئی جھولی نہیں رکھتے مرے شاہا

سجدے سے بھلا سر کو اٹھا پاؤں گی کیسے
شہناز کا دل عشقِ نبیؐ سے ہے بھر گیا

ﷺ

نفیٔ ذات کر کے خود کو ہم آزاد رکھتے ہیں
ہم عاشق ہیں محمدؐ کے انہیں دمساز رکھتے ہیں

بسا لیتے ہیں جب بھی عشق کی بستی کوئی دل میں
تو اس بستی کو ان کی یاد سے آباد رکھتے ہیں

ذرا دیکھیں تغافل کیش کیسے بچ کے جائے گا
محبت کی ذرا گہری سی اک بنیاد رکھتے ہیں

کہا کس نے کہ عاشق عشق میں ہوتا مقید ہے
سرور و کیف و مستی تو اسے دلشاد رکھتے ہیں

خود ہی باہر نہیں آتے کبھی عشقِ مسلسل سے
متاعِ عشق کو قبضے میں کب صیاد رکھتے ہیں

کبھی شہناز کو مجنوں بنا دیتا جنوں اس کا
کبھی اس کے جنوں کا نام ہم فرہاد رکھتے ہیں

ﷺ

میں جہاں میں سب سے امیر ہوں
در مصطفیٰ ؐ کی فقیر ہوں

مرا ان سے ملتا ہے سلسلہ
میں ہوں اُمّتی بے نظیر ہوں

مجھے فخر اپنے نسب پہ ہے
شہِ انبیاءؐ کی سفیر ہوں

جو صحیفہ لائے مرے نبیؐ
ان ہی لفظوں کی میں اسیر ہوں

کیا ارفع شاہؐ کی ناز کو
میں تو خاک ہوں میں حقیر ہوں

ﷺ

بھیجی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا صحنِ حرم سے
محظوظ ہو رہے ہیں محمدؐ کے کرم سے

کامل ہے یقیں ساتھ ہے معبود ہمارا
مل جائے گی نجات بھی پل میں ہمیں غم سے

طیبہ میں شب و روز ہے انوار کی بارش
آراستہ ہیں محفلیں بس آپؐ کے دم سے

ہے نعمتِ عظمیٰ یہاں جنت کا وہ گوشہ
تحفہ جو ہے اُمّت کو ملا باغِ ارم سے

در چھوڑ کے ہے آپؐ کا جانا ہوا دشوار
شہناز کو ہے عشق بہت شاہِ اُممؐ سے

ﷺ

معاف کروانے کو آئے ہیں خطائیں آقاؐ
لے کر آئے ہیں بہت ساری دعائیں آقاؐ

کتنے لوگوں نے سلاموں کے ہیں گجرے بھیجے
ہیں فضاؤں میں درودوں کی صدائیں آقاؐ

آپ کے در سے نہیں جاتے سوالی خالی
جھولیاں بھر کے یہاں سے سبھی جائیں آقاؐ

سر جھکائے ہیں کھڑے آپ کے در پر یہ فقیر
ان کے کشکول تحائف سے سجائیں آقاؐ

دو جہانوں کے شہنشاہ کا در ہے شہناز
فیض و انوار سوالی یہاں پائیں آقاؐ

ﷺ

آپ محبوبِ خداؐ آپ محب ختمِ رسلؐ
بھیجتا خود ہے درود آپ پر مولائے کُل

عشقِ احمدؐ میں پہنچتا جو درِ اقدس پر
آپؐ کے نور سے جاتی ہے کثافت سب دھل

کوئی دشمن نہیں سب دوست ہی لگتے ہیں یہاں
اتنی بے لوث ہے چاہت کوئی دیتا نہیں جُل

گونجتی رہتی فضاؤں میں درودوں کی صدا
ہے موذن یہ ہوا گیت ہے گاتی بلبل

تشنہ لب سب ہی ہیں شہناز یہاں پر عاشق
عشق کی مے سے ہی بھر دیں ذرا خالی چھاگل

ﷺ

فنا میں بھی بقاء دکھلا رہے ہیں
فنا فی اللہ ہوتے جا رہے ہیں

مقام افضل محمد مصطفیٰ کا
وہی فضل و کرم فرما رہے ہیں

تصور پھر سے روشن ہو گیا ہے
درِ طیبہ کی جانب جا رہے ہیں

ودودُ یا ودودُ ذکر کر کے
عطائیں رب کی کتنی پا رہے ہیں

یہ ہے شہناز کتنی خوش نصیبی
قریب ان کے ہم ہوتے جا رہے ہیں

ﷺ

ابتداء انتہاء ہیں رحمت اللعالمیںؐ
مظہرِ نورِ خدا ہیں رحمت اللعالمیںؐ

رہنمائی کے لیے بھیجی گئی اُن پر وحی
راہنماؤ! رہنما ہیں رحمت اللعالمیںؐ

کس قدر نازاں ہے اُن پر خالق کون و مکاں
اپنے خالق کی ثنا ہیں رحمت اللعالمیںؐ

اپنے رب کے عشق میں ہیں مبتلا صلّی علیٰ
اور محبوبِ خدا ہیں رحمت اللعالمیںؐ

مصطفیٰؐ کے سلسلے انوار کے ہیں چارسو
کب جمالِ کم نما ہیں رحمت اللعالمیںؐ

گردشِ دوراں بھی اُنؐ کی شان میں ہے مدح خواں
سب کے ہی صلّی علیٰ ہیں رحمت اللعالمیںؐ

ﷺ

عاشقی کے خمار میں گم ہوں
میں تو بس ان کے پیار میں گم ہوں

مجھ کو چھیڑو نہ اے ہواؤ تم
انتظارِ بہار میں گم ہو ں

کوئی کب مجھ کو ڈھونڈ پائے گا
عاشقوں کی قطار میں گم ہوں

ہوں پرندوں کی طرح مدح خواں
عشق کے لالہ زار میں گم ہوں

وجد شہناز پر ہوا طاری
حیرتوں کے دیار میں گم ہوں

خوشبوؤں کے پیرہن میں خوبصورت رات تھی
نور کی برسات میں وہ نور کی سوغات تھی
نور کے ہالے میں پنہاں آپؐ ہی کی ذات تھی
نور کے پیکر نے مجھ سے بات کی وہ نعت تھی

شہناز مزملؔ؛ کامیاب شاعرہ

اردو ادب میں اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ آئے دن شعراء و شاعرات کے مجموعہ ہائے کلام منظرِ عام پر آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ غزل و نظم کی ترویجی اشاعت اس قدر زیادہ ہو چکی ہے کہ نئے مضامین نکالنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن ایک المیہ ہے کہ نعت کے حوالے سے اتنا زیادہ کام نہیں ہو رہا جتنا ہونا چاہیے تھا۔ اس صورت حال میں شہناز مزملؔ نعتیہ ادب کو مندرجہ ذیل تین شاہکار دے چکی ہیں:

1۔ جادۂ عرفاں

2۔ نورِ کل

3۔ عشقِ مزمل

ان کے قلم سے عطائے مصطفیؐ کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ وہ چشمہ جو نہ صرف پاک ہے بلکہ مثلِ کوثرِ سخن ہے۔ شہناز مزمل سے میرا تعلق ماں اور بیٹے کا ہے۔ اس مجموعے میں شامل اکثر نعتیں حضور ﷺ کے دربارِ اقدس میں اُن کے روبرو کہی گئیں۔ نعتیہ مضامین میں خوبصورت ندائیے کے ساتھ شہناز مزملؔ نے اس پرخطر سفر میں کامیابی سے منزل پائی۔

شہناز مزملؔ کے نعتیہ اسلوب میں دو چیزیں اہم ہیں ۔ایک معرفتِ ذات اور دوسری ندائیہ اشعار۔معرفتِ ذات شہناز مزملؔ کا ایسا فکری گوشہ ہے کہ جہاں سے علم وخرد اور معرفتِ حق کا دروا ہوتا ہے۔حضرت علیؑ کا قول سچ ثابت ہوتا نظر آتا ہے کہ" جس نے خود کو پہچان لیا گویا اس نے اللہ کو پہچان لیا"۔

میں شہناز مزمل کی نعتوں کا پہلا قاری بھی ہوں اور میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ شہناز مزملؔ کے ہاں مضمون آفرینی بدرجہ اتم موجود ہے۔یہ بات عیاں ہے کہ نعتیہ شاعری میں گنے چنے مضامین اور استعارات ہیں مگر شہناز مزملؔ نے نئے استعارات اور تشبیہات کا استعمال کرتے ہوئے ایک الگ راہ بنائی۔اکثر شعراء نعت کہتے ہوئے غلو کا شکار ہو جاتے ہیں مگر شہناز مزمل نے نہایت چابک دستی سے اس سے جان بچائی۔شہناز مزملؔ بلاشبہ اک عہد ہیں جنہوں نے بے شمار تحائف اردو زبان کو دیے۔

اس مجموعہ کلام پر سرکارِ رسالت ﷺ کی مہر ثبت ہے۔دعا ہے کہ مزید مجموعہ نعت شہناز مزملؔ سامنے لائیں گی۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

سیّد نجم الحسن نجمی

حرف اکادمی ہزارہ

شہناز مزملؔ کا نعتیہ فن

سبھی اصنافِ ادب میں حمد، نعت اور منقبت وہ اصناف ہیں جو پُل صراط پر چلنے کے مماثل ہیں۔ جو اس پر سے گزر گیا، وہ کامیاب رہا۔ ان اصناف میں جہاں قلم کی ہلکی سی جنبش بھی ہمیں گنہگار بنا سکتی ہے، وہیں قابلِ صد مبارکباد و آفریں ہیں وہ قلمکار جو ان اصناف میں کامیاب طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ان میں بالخصوص خواتین قلمکار قابل ستائش و مبارکباد ہیں کہ وہ مطالعہ کے ساتھ ساتھ نعت اور منقبت میں قلم فرسائی کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ ان خواتین شاعرات میں سرزمینِ لاہور کے دبستان کی مادر، خوش فکر، خوش بیاں اور خوش تحریر شاعرہ شہناز مزملؔ کا نام آتا ہے۔ شہناز مزملؔ جہاں اک کامیاب غزل و نظم گو شاعرہ ہیں وہیں نعت و منقبت میں بہترین طبع آزمائی کر رہی ہیں۔ اس سے قبل ان کے تین نعتیہ مجموعے منظرِ عام آچکے ہیں۔

رمزِ عشق ان کے تحریر کردہ نعتیہ فن پاروں کا مجموعہ ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ میں شامل فن پارے جذبہء عقیدت سے لبریز ہیں۔ ان کے کلام میں عقیدت، پاکیزگی جا بجا جھلکتی ہے۔ تخیل کی پرواز قابل ستائش ہے۔ اک نعتیہ کلام میں جذبہء عقیدت کا تلاطم دیکھئے۔

محمدؐ کو اسریٰ کی شب جو دکھایا
ہمیں بھی کرشمہ وہی تو دکھا دے

پھر ایک بار مجھے اذنِ حاضری کا ملے
اب انتظار مجھے پھر تری ندا کا ہے

خود کو محبوب کا غلام سمجھنا عشق کی معراج ہے۔تصوف کی دنیا میں اس تصور کو مختلف صورتوں میں پیش کیا جاتا ہے۔شہناز مزمل نے بھی اس پر اپنی فکر پیش کی ہے۔

میں فردِ جرم لئے چپ کھڑی رہی شہنازؔ
یہ معاملہ تو محبت کی انتہا کا ہے

میں جہاں میں سب سے امیر ہوں
درِ مصطفیٰ ؐ کی فقیر ہوں

شہناز مزملؔ نے اردو ادب کو کافی ثمرات دیے ہیں۔ان کے قلم کی سیاہی میں اعلیٰ فکر کی تابناکی ہے۔اشعار میں جاذبیت ہے۔ان کے اشعار قاری کے ذہن میں جاگزیں ہو کر دعوتِ فکر دیتے ہیں۔ان کی طویل زندگی،ترقی اور زیادتیٔ علم کے لئے بارگاہِ ایزدی میں دعا گو ہوں۔
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔

ساجد خان
کوآرڈینیٹر حرف اکادمی
(ہزارہ)